سوال

(322) میت کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے تو پھر جب کوئی اس کا افسوس اور تعزیت کرنے آئے تو کیا میت کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں مروجہ فاتحہ خوانی کا کوئی ثبوت نہیں حقہ کی مجلس سجی ہو لوگ ادھر ادھر کی باتیں ہانک رہے ہوں ہر آنے والا التماس کرتا ہے پڑھو فاتحہ منٹوں سیکنڈوں میں فارغ کر کے بلا وجہ وقفہ حقے کا دور جاری رکھا جاتا ہے احادیث سے تو معلوم ہوتا ہے جس منہ سے پیاز وغیرہ کی بدبو آرہی ہو فرشتے قریب نہیں پھٹکتے پھر کیا خیال ہے ایسی بدبودار مجلس میں رحمت کے فرشتوں کی آمد ممکن ہے ؟ جواب یقیناً نفی میں ہے پھر اصل اختلاف موجود مجلس کی ہیئت ترکیبی پر ہے کیا صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اپنے کسی عزیز کی وفات پر تین دن کا جلسہ دعائیہ جما کر بیٹھا کرتے تھے جب کہ بعض روایات میں اس کو نوحہ قرار دیا گیا ہے جہاں تک میت کے لیے دعائے مغفرت سو یہ غیر متنازع امر ہے سبھی اس بات کے قائل ہیں کہ دعا ہونی چاہیے جس طرح کہ کئی ایک احادیث اور قرآنی آیات

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوٰنِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ١٠ ... سورة الحشر

میں تصریح ہے ابو عامر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوضو ہاتھ اٹھا کر دعا کی تھی جس طرح کہ تفصیلی قصہ صحیحین وغیرہ میں موجود ہے ۔ (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی اغماض المیت والدعاء لہ (2'30) المشکاۃ (١٦١٩) اور تعزیت بھی مسنون ہے جس کے لیے جگہ اور وقت کی کوئی حد بندی نہیں محل نظر صرف مروجہ طریقہ ہے جو درست نہیں

-

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص607

محدث فتویٰ